Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Article QR

The Application of the Term "Rayb" in the Quran: A Thematic Study

قرآن مجید میں مذکور کلمہ "ریب" کے اطلاقات: موضوعاتی مطالعہ

Authors

1. Muhammad Abrar-ul-Haq
M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Riphahh International University, Faisalabad Campus, Pakistan.
abrar3051915@gmail.com

2. Dr. Muhammad Rizwan Mahmood
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Rafah International University, Faisalabad Campus, Pakistan.

Citation

Abrar-ul-Haq, Muhammad and Dr. Muhammad Rizwan Mahmood" The Application of the Term "Rayb" in the Quran: A Thematic Study." Al-Marjān Research Journal, 2, no.3, Oct-Dec (2024): 117– 135.

History

Received:Sep 10, 2024, **Revised**: Sep 28, 2024, **Accepted**: Oct 15, 2024, **Available Online**: Nov 02, 2024.

Publication, Copyright & Licensing

HEC "Y" Category

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

Copyright Muslim Intellectuals Research CenterAll Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

The Application of the Term "Rayb" in the Quran: A Thematic Study

قرآن مجید میں مذکور کلمہ "ریب" کے اطلاقات: موضوعاتی مطالعہ

*محمد ابرار الحق　　*ڈاکٹر محمد رضوان محمود

Abstract

Each letter and each word of the Qur'anic verses indicate so many meanings and aspects that it is impossible for the human mind to comprehend the whole. And also, all people's benefitting from a book equally cannot be expected. So, the Quran uses a facilitated method of statement that everybody from a child to an uneducated elderly can reflect upon, in order to approach the subjects which, the addressees can't fathom directly to their understanding levels. Allah revealed the verses in such expressions that each mind, capability and level gets his share in different aspects. When the Quran is observed, we see that the meanings of the verses satisfy the whole levels of understanding.

Keywords: Multilayered Meaning, Comprehension Levels, Facilitated Expression, Universal Accessibility, Quranic Revelation

تعارف موضوع

اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس کو رشد وہدایت کے لئے نازل فرمایا اور اس میں زندگی وبندگی کے کل نظام بھی رکھے اور قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا۔ بلاشک وشبہ افراد وامم کی ترقی کا راز قرآنی تعلیمات کی پیروی اور اس کی حکیمانہ نظم وترتیب میں مضمر ہے۔ قرآن مقدس بنی نوع انسان کی فلاح واصلاح کے جملہ اجزاء وعناصر پر مشتمل ہے۔ یہ ایک حقیقت مسلمہ ہے کہ قرآنی تعلیمات کی تعمیل قرآن کے فہم وتدبر کے بعد ہی ممکن ہے۔ قرآن حکیم جو رشد وہدایت کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور اس کا معجزانہ اسلوب بیان جن حکمتوں کا جامع ہے جب تک ان سے آگاہی حاصل نہ کی جائے تب تک اس کی پیروی کا کوئی امکان نہیں۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب ہم قرآنی الفاظ کے معانی ومطالب کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ علم تفسیر اسی سلسلہ میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اسی لئے عوام الناس کو اس صحیفہ ہدایت میں غور وخوض کی بے حد ضرورت ہے۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ قرآن کریم کے بہت سے الفاظ کا اردو زبان میں صرف ایک ہی لفظ سے ترجمہ کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً خوف، خشیت، حذر، تقویٰ اور رھب وغیرہ سب الفاظ کا ترجمہ "ڈرنا" ہی لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح ایک جگہ "قلب"، دوسرے موقع پر "فواد" اور تیسرے مقام پر "صدر" کا لفظ استعمال کرنے میں کیا مصلحت ہے؟ اور اس کی توجیہات واطلاقات کیا کیا ہیں۔ اور اس کی توجیہات واطلاقات کیا کیا ہیں۔ اسی طرح ریب، شبہ اور لبس وغیرہ سب الفاظ کو عموماً "شک" کے معانی میں ہی استعمال کیا جاتا ہے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ قرآن کریم کے ایسے

* ریسرچ اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد کیمپس، پاکستان۔
* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد کیمپس، پاکستان۔

مترادفات بالخصوص کلمہ "ریب" سے متعلق الفاظ کے ذیلی فروق، قرآنی مترادفات اور تفسیری اطلاقات کیا ہیں؟ جب میں نے عصر حاضر کے علماء کرام کی جانب رجوع کیا تو صاف معلوم ہوا کہ اس سلسلہ میں اکثر علماء کی توجہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

لہٰذا اس اہمیت کے پیش نظر یہ موضوع انتہائی اہم ہے۔ اس موضوع پر پائیدار کام ہمیں قرآن فہمی کے لیے رہنمائی فراہم کرے گا۔ اولاً کلمہ "ریب" کا معنٰی و مفہوم درج کیا جاتا ہے۔

کلمہ "ریب" کا معنٰی و مفہوم

"يُقالُ رَابَنِي كَذَا، وَأَرابَنِي ، فَالرَّيْبُ: أَنْ تَتَوَهَّمَ بِالشَّيْءِ أَمْراً مَّا ، فَيَنْكَشِفَ عَمَّا تَتَوَهَّمُهُ ولهذا قال : لا ريب فيه والإرابة : أن تتوهم فيه أمراً، فلا ينكشف عما تتوهمه فيه [1]

"کہا جاتا ہے کہ فلاں نے مجھے مشتبہ کر دیا اور اس نے مجھے مشتبہ کر دیا، پس شک کا مطلب یہ ہے کہ تم کسی چیز کے بارے میں گمان کرو، تاکہ اس کے بارے میں جو گمان ہو وہ ظاہر ہو جائے۔

قال الله تعالى:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُم فِي رَيْبٍ مِنَ الْبَعْثِ۔"[2]

"لوگو! اگر تم قیامت کے بارے میں شک میں ہو"

"وإِنْ كنتُم فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا۔"[3]

"اور اگر تم جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے۔"

"وقوله : رَيْبَ الْمَنُونِ۔"[4]

"اور اللہ پاک کا فرمان: المنون کی بے یقینی۔"

"تنبيها أن لا ريب فيه،سَمَّاهُ رَيْباً لا أنه مُشَكِّكٌ في كونه، بل مِنْ حَيْثُ تُشكّكَ فِي وَقْتِ حُصُولِهِ، فَالإِنْسَانُ أَبداً فِي رَيْبِ الْمَنُونِ مِنْ جِهَةِ وَقْتِهِ، لَا مِنْ جِهَةِ كَوْنِهِ،"[5]

"اسے شک اس لیے نہیں کہا کہ اس نے اس کے وجود میں شک کیا، بلکہ اس کی اصل کے اعتبار سے شک اس کے وقوع پذیر ہونے کے وقت انسان کو تقدیر کے بارے میں شک نہیں ہوتا، نہ کہ اس کے وجود میں۔"

وقال الله تعالى :

"لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ۔"[6]

"اور خدا تعالیٰ نے فرمایا: "بے شک اس کے بارے میں شک ہے"

وقال الله تعالى :

"مُعْتَدٍ مُرِيبٍ۔"[7]

---

[1] Rāghib, al-Iṣfahānī. *Mufradāt al-Qurʾān*. Lahore: Islāmī Academy, 2001, 1:368.

[2] Al-Ḥajj, 22:5.

[3] Al-Baqara, 2:23.

[4] Al-Ṭūr, 52:30.

[5] Rāghib, al-Iṣfahānī. *Mufradāt al-Qurʾān*, 1:368.

[6] Hūd, 11:110.

"کھلا شک"

قال اللہ تعالی :

"أَمِ ارْتَابُوا۔"[8]

"کیا انہوں نے شک کیا"

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

"أَمْ يَخَافُونَ۔"[9]

"کیا وہ ڈرے ہیں۔"

قال اللہ تعالی :

"وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ۔"[10]

"اور وہ شک میں پڑے ہیں۔"

مولانا عبد الرحمٰن کیلانی کلمہ "ریب" کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ایسا شک جس میں اضطراب اور خلجان کا عنصر شامل ہو"[11]

ابو حیان رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

"ریب اس شک کو کہتے ہیں جو تہمت کے ساتھ ہو۔یعنی اس میں مخاطب پر شک کیساتھ ساتھ کوئی الزام اور تہمت لگائی جا رہی ہو۔"[12]

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے بدائع الفوائد میں "ریب" اور "شک" میں چھ وجوہ سے فرق ذکر کیا ہے۔

ان کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ "ریب" اصل میں اس قلق، بے چینی اور اضطراب کو کہتے ہیں جو اطمینان قلب کی ضد ہے۔

وہ مزید لکھتے ہیں:

"کہ شک کی ابتداء بے چینی سے ہوتی ہے لہذا ریب شک کے لئے مبداء (جس سے ابتداء ہو) کی حیثیت رکھتا ہے جیسے علم یقین کے لئے مبداء کی حیثیت رکھتا ہے۔"[13]

علامہ زبیدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"ریب" کا معنی حاجت ہے۔[14]

---

[7] Qāf, 50:25.

[8] Al-Nūr, 24:50.

[9] Ibid., 24:50.

[10] Ibid., 24:50.

[11] Kīlānī, ʿAbd al-Raḥmān. *Mutarādifāt al-Qurʾān*. Lahore: Maktabat al-Salām, 2008, 613.

[12] Ibn Ḥayyān, Muḥammad ibn Yūsuf. *Tafsīr al-Baḥr al-Muḥīṭ fī Tafsīr al-Qurʾān*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 2009, 1:103.

[13] Ibn al-Qayyim, Muḥammad ibn Abū Bakr ibn Ayyūb al-Jawzī. *Badāʾiʿ al-Fawāʾid*, ed. ʿAlī ibn Muḥammad ʿImrān. Dār al-ʿIlm wa al-Fawāʾid, 5:81.

[14] Al-Zabīdī, Muḥammad Murtaḍā. *Tāj al-ʿArūs*. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1944, 1:546.

حدیث میں ہے۔ کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے کچھ یہودی گزرے۔ بعض نے کہا: ان سے سوال کرو۔ اور بعض نے کہا" : ماراںکم الیہ " تمہیں ان سے سوال کی کیا حاجت ہے ؟[15]

اور ریب کا معنی شک اور تہمت بھی ہے۔ ابن الاثیرؒ نے کہا ہے ۔

"کہ ریب اس شک کو کہتے ہیں جس میں تہمت کا عنصر شامل ہو۔"[16]

حدیث میں ہے :

"حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَنْجَنِيقِيُّ الْبَغْدَادِيُّ ، بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رُومَانَ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ":دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَالا يَرِيبُكَ"، لَمْ يَرْوِهِ عَنْ مَالِكٍ، إِلا ابْنُ وَهْبٍ، تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رُومَانَ۔"[17]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو چیز تمہیں شک میں ڈال دے اس کو چھوڑ کر یقین والی بات اپناؤ۔"

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کو وصیت کی۔

" علیک بالرائب من الامور[18] "

"جس چیز میں بالکل شبہ نہ ہو اس کو لازم کرلو۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمایا:

" یریبنی مایریبها[19] "

"جو چیز حضرت (فاطمہ) رضی اللہ عنھا کو بے قرار کرتی ہے وہ مجھے بے قرار کرتی ہے ۔"

اور " تہذیب " میں ہے شک مع تہمت کو " ریب " کہتے ہیں۔[20]

کلمہ "ریب" درج ذیل معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے:۔ ۱۔شک ۲۔شبہ ۳۔مریج ۴۔مریة ۵۔ لبس

---

[15] Abū Dāʾūd, Sulaimān ibn al-Ashʿath. *Sunan Abū Dāʾūd*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, Bāb al-Aḥkām al-Buyūt, Ḥadīth no. 1078.

[16] Ibn al-Athīr, ʿAlī ibn Muḥammad. *Usd al-Ghāba fī Maʿrifat al-Ṣaḥāba*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 2002, 1:78.

17 Al-Ṭabarānī, Abū al-Qāsim Sulaymān ibn Aḥmad. *al-Muʿjam al-Ṣaghīr*, ed. Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, Lebanon, 1098, 2:44, Ḥadīth no. 284.

[18] Saʿīdī, Ghulām Rasūl. *Tafsīr Tibyān al-Qurʾān*. Lahore: Ḍiyāʾ al-Qurʾān Publications, 2:252.

[19] Abū Ḥanīfa, al-Nuʿmān ibn Thābit. *Musnad al-Imām al-Aʿẓam*. Lahore: Shayber Brothers, 2017, 134, Ḥadīth no. 36.

[20] Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī. *Tahdhīb al-Tahdhīb*. Lebanon: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 2004, 1:89.

قرآن کبھی کلمہ "ریب" کا اطلاق مترادف اوّل و دوم پر کرتا ہے۔ کبھی مترادف سوم پر کبھی مترادف چہارم پر اور کہیں مترادف پنجم پر۔ اس کی وضاحت اس کلمہ کی معید آیات قرآنی سے ہو گی۔ اس مختصر لغوی تحقیق کے بعد جب ہم قرآن کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس کتابِ پاک میں یہ لفظ مختلف معانی و مفاہیم اور مختلف اطلاقات کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ کہیں ایک معنی اور کہیں اس کلمہ سے مراد بعض دوسرے معانی مراد لیے گئے ہیں۔

زیرِ نظر صفحات قرآن مجید میں مذکور کلمہ "ریب" کے مصادیق سے متعلق ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ اس کلمہ کے مصداق افراد کون تھے اور ان گمراہ افراد و اقوام کے وہ کیا تخیّلات تھے جن کی قرآن مجید نے تردید کی۔ اس سلسلہ میں زیادہ مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس اعتبار سے جن گمراہ قوموں کا ذکر قرآن مجید نے کیا ہے انھیں الگ الگ لے کر ان کے خیالات سے بحث کی جائے تاکہ بات بالکل واضح ہو جائے۔ لہٰذا ذیلی سطور میں کلمہ "ریب" کے مصداق افراد اور اقوام کا ذکر کیا جاتا ہے:

1- قوم صالح

قرآن مجید میں قوم ثمود کا بیان ہے جو قوم عاد کے بعد سب سے بڑی سرکش قوم تھی۔ اصولاً اس کی گمراہی بھی اس قسم کی تھی جو قومِ نوحؑ اور قومِ عاد کی تھی۔ ان لوگوں کو اللہ کے الٰہ ہونے اور حضرت صالح علیہ السلام کے دین سے متعلق نہایت شبہات تھے۔ اس کی توضیح حسبِ ذیل آیت سے ہوتی ہے:

"قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ۔[21]

"بولے اے صالح اس سے پہلے تو تم ہم میں ہونہار معلوم ہوتے تھے کیا تم ہمیں اس سے منع کرتے ہو کہ اپنے باپ دادا کے معبودوں کو پوجیں اور بیشک جس بات کی طرف ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے ایک بڑے دھوکہ ڈالنے والے شک میں ہیں"

اس آیت مبارکہ میں کلمہ "ریب" کی مصداق قوم صالح ہے۔ جب حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی تو وہ کہنے لگے کہ اے صالح علیہ السلام! اس تبلیغ سے پہلے تو ہمیں آپ سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں، ان لوگوں نے مزید یہ کہا کہ کیا تم ہمیں ان بتوں کی عبادت کرنے سے منع کرتے ہو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے اور جس توحید کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو اس کی طرف سے تو ہم بڑے دھوکے میں ڈالنے والے شک میں ہیں۔

2- فرعون و آل فرعون

فرعون کسی کا نام نہیں بلکہ جس طرح فارس کے بادشاہ کا لقب کسریٰ، روم کے بادشاہ کا قیصر اور حبشہ کے بادشاہ کا لقب نجاشی تھا اسی طرح قِبطی اور عَمَالِقِہ قوم سے تعلق رکھنے والے، مصر کے بادشاہوں کا لقب فرعون ہوتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے فرعون کا نام ولید بن مُصْعَب بن رَیان تھا جس کی عمر چار سو سال سے زیادہ ہوئی۔

فرعون اور اس کی قوم بھی انبیاء کرام علیہم السلام سے متعلق شکوک و شبہات کا شکار ہوئی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ-حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًاؕ-كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ۔22

[21] Hūd, 11:62.

[22] Al-Muʾmin, 40:34.

"اور بیشک اس سے پہلے تمہارے پاس یوسف روشن نشانیاں لے کر آئے تو تم ان کے لائے ہوئے سے شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب انہوں نے انتقال فرمایا تم بولے ہر گز اب اللہ کوئی رسول نہ بھیجے گا اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے اسے جو حد سے بڑھنے والا شک لانے والا ہے"

اس آیت مبارکہ میں "ریب" کے مصداق فرعون اور اس کی قوم کو ٹھہرایا گیا۔ ان کے آباؤاجداد بھی حضرت یوسف علیہ السلام کی نبوت میں شک کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے قوم کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا یاد رکھو کہ جس طرح تمہارے آباؤاجداد گمراہ ہوئے، اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو گمراہ کرتا ہے جو حد سے بڑھنے والا اور ان چیزوں میں شک کرنے والا ہو جن پر واضح دلائل شاہد ہیں۔

3- اہل کتاب

جن قوموں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتب عطا کی گئیں اُنہیں قرآن کریم " اہل الکتاب "یا "الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ" کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ اصطلاح کم و بیش 50 مرتبہ استعمال ہوئی ہے۔ مشرکین عرب اور کفار کے علاوہ وحیِ قرآن کے اوّلین مخاطب چونکہ یہود و نصاریٰ تھے لہٰذا قرآن کریم میں حاملین تورات و انجیل کو ہی اہلِ کتاب سے تعبیر کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں کلمہ "ریب" کی معیدوہ آیات جن میں اہل کتاب کو خطاب کیا گیا ہے، ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

1۔ "ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔[23]

"وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو"

اس آیت مبارکہ میں مذکور کلمہ "ریب" کی تفسیر کرتے ہوئے امام ماوردی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

(لا رَيْبَ فِيهِ) وفيه تأويلان: أحدهما: أن الريب هو الشك وهو قول ابن عباس, ومنه قول عبد الله بن الزبعری: (لَيْسَ فِي الْحَقِّ يَا أُمَيْمَةُ رَيْبٌ ... إِنَّمَا الرَّيْبُ مَا يَقُولُ الْجَهُولُ) والتأويل الثاني: أن الريب التهمة ومنه قول جميل: (بثينة قالت: يا جَمِيلٌ أَرَبْتَنِي ... فَقُلْتُ: كِلانَا يَا بَشَيْنَ مُرِيبٍ)۔"[24]

"اللہ کے فرمان: لاریب فیہ کے متعلق دو اقوال ہیں: ریب سے مراد شک ہے۔ یہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اس سے عبد اللہ بن الزبعری کا شعر ہے: اے امیمہ حق بات کے بارے کوئی شک نہیں ہوا کرتا۔ بدترین جاہل کی بات ہی مشکوک ہوتی ہے۔ دوسرا معنی ریب کا تہمت ہے۔ جمیل کا شعر ہے: بثینہ نے کہا اے جمیل کیا مجھ پر تہمت لگاتا ہے تو میں نے کہا اے بثین! ہم دونوں تہمت زدہ ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ وہی کتاب ہے جس کی خبر انبیاء کرام علیہم السلام دیتے چلے آئے ہیں۔ مالک بن صیف یہودی مسلمانوں کے دلوں میں شک ڈالتا تھا کہ یہ وہ کتاب نہیں کہ جس کی خبر اگلی کتابوں میں دی گئی ہے۔ علماء بنی اسرائیل میں سے جو حقیقت میں علماء تھے۔ وہ قرآن کو سنتے ہی ایمان لے آئے اور جن کے دل مال کی محبت میں گرفتار تھے وہ اس سعادت سے محروم رہے۔

---

[23] Al-Baqara, 2:1.

[24] Al-Māwardī, ʿAlī ibn Muḥammad ibn Muḥammad. *al-Nukat wa al-ʿUyūn*, ed. Sayyid Ibn ʿAbd al-Maqsūd Ibn ʿAbd al-Raḥīm. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 2008, 1:68.

2۔ "اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ- جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فِيْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ۔"[25]

"کیا تمہیں ان کی خبریں نہ آئیں جو تم سے پہلے تھے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے انہیں اللہ ہی جانے ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے تو وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف لے گئے اور بولے ہم منکر ہیں اس کے جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا اور جس راہ کی طرف ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں وہ شک ہے کہ بات کھلنے نہیں دیتا"

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ اس آیت میں مذکور لفظ "مریب" کی تفسیر کچھ یوں کرتے ہیں:

"اور جس امر کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو، ہم تو اس کی جانب سے بہت بڑے شبہ میں ہیں جو ہم کو تردد میں ڈالے ہوئے ہے۔"[26]

اس آیت مبارکہ میں "ریب" سے مشتق کلمہ "مریب" استعمال فرما کر اہل کتاب کو مخاطب فرمایا گیا۔ اور گزشتہ اقوام کے حالات یاد دلاتے ہوئے مسلمانوں کو متنبہ کیا گیا کہ انہوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا کیا تم کو ان لوگوں کی ہلاکت کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے۔

3۔ "وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ۔"[27]

"اور اس سے پہلے تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے یوں ہوتا تو باطل والے ضرور شک لاتے"

اس آیت مبارکہ میں "ریب" سے مشتق لفظ "ارتاب" کے مصداق یہود و نصاریٰ ہیں۔ بڑے واضح انداز میں فرمایا گیا کہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ کچھ لکھتے تھے، اگر ایسا نہ ہوتا تو اہل کتاب شک کرتے کہ آپ نے پچھلی کتابیں یعنی تورات و انجیل پڑھی ہیں یا نقل کی ہیں۔ آپ جو کچھ قرآن میں فرماتے ہیں وہ انہی پچھلی کتابوں کا اقتباس ہے، کوئی وحی اور نبوت و رسالت نہیں ہے۔

4۔ "وَ مَا تَفَرَّقُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ-وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ-وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ۔"[28]

"اور اُنھوں نے پھوٹ نہ ڈالی مگر بعد اس کے کہ اُنھیں علم آچکا تھا آپس کے حسد سے اور اگر تمہارے رب کی ایک بات گزر نہ چکی ہوتی ایک مقرر میعاد تک تو کب کا ان میں فیصلہ کر دیا ہوتا اور بے شک وہ جو ان کے بعد کتاب کے وارث ہوئے وہ اس سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں"

اس آیت میں مذکور "لفی شک منه مریب" کی تفسیر کرتے ہوئے مولانا عبد الحق حقانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

---

[25] Ibrāhīm, 14:9.

[26] Al-Pānīpatī, Thānāʾ Allāh. *Tafsīr Maẓharī*. Karachi: Ḍiyāʾ al-Qurʾān Publications, 2002, 2:129.

[27] Al-ʿAnkabūt, 29:48.

[28] Al-Shūrā, 42:14.

"لفی شک منه مریب وہ اس سے خود شک میں پڑے ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمعصر لوگوں کا حال تھا۔ ان کا بھی اس کتاب پر کامل ایمان نہ تھا نہ اس کے پورے طور پر پابند تھے کوئی کسی بات کو مانتا تھا اور دوسرا منکر تھا گو ان کو اپنے ادعاء کے مطابق اپنی کتابوں پر ایمان کا دعویٰ تھا مگر ان کی حالت یہی کہہ رہی تھی کہ یہ اس سے شک میں ہیں۔"

معلوم ہوا اس آیت مبارکہ میں کلمہ "مریب" کا مصداق اہل کتاب کو ٹھہرایا گیا کہ وہ قرآن مجید کے متعلق شک میں مبتلا ہیں جس خلجان نے ان کو دھوکے میں ڈالا ہوا ہے۔

5۔ "وَ مَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓىِٕكَةً۪-وَّ مَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْاۙ-لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ یَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِیْمَانًا وَّ لَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَۙ-وَ لِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْكٰفِرُوْنَ مَا ذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًاؕ-كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُؕ-وَ مَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَؕ-وَ مَا هِیَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ۔[29]

"اور ہم نے دوزخ کے داروغہ نہ کئے مگر فرشتے اور ہم نے ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو اس لیے کہ کتاب والوں کو یقین آئے اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے اور کتاب والوں اور مسلمانوں کو کوئی شک نہ رہے اور دل کے روگی اور کافر کہیں اس اچنبے کی بات میں اللہ کا کیا مطلب ہے یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ تو نہیں مگر آدمی کے لیے نصیحت"

اس آیت مبارکہ میں دوزخ پر مقرر فرشتوں کی تعداد انیس (19) بتائی گئی ہے۔ اور پھر کلمہ "یرتاب" کی نسبت اہلِ کتاب سے فرمائی گئی کہ وہ اس گنتی میں ہر گز شک مت کریں۔

4۔ مشرکین مکہ

قرآن مجید میں کلمہ "ریب" کی مصداق اقوام میں سے مشرکین مکہ کو کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ان لوگوں کو قرآن حکیم اور یوم قیامت کے متعلق کثیر شبہات تھے۔ جن کا ذکر درج ذیل آیاتِ قرآنی کے ضمن میں کیا جاتا ہے:

1۔ "وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۪-وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔[30]

"اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے ان خاص بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمائتیوں کو بلالو اگر تم سچے ہو۔"

چونکہ مشرکین مکہ قرآن مجید سے متعلق بہت زیادہ شبہات کا شکار تھے لہذا اس آیت میں قرآن کے اللہ تعالیٰ کے کلام ہونے کی وہ اعلیٰ دلیل بیان کی گئی ہے جو منکرین کو عاجز کردے۔

2۔ " وَ مَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ تَفْصِیْلَ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔[31]

[29] Ḥaqqānī, Muḥammad ʿAbd al-Ḥaqq. *Tafsīr Ḥaqqānī*. Karachi: Maktabah Rashīdiyya, 1994, 3:66.
[30] Al-Baqara, 2:23.

"اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ کوئی اپنی طرف سے بنالے بے اللہ کے اتارے ہاں وہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے"

اس آیت مبارکہ میں کلمہ "ریب" قرآن مجید سے متعلق مذکور ہے۔ مجموعی طور پر اگر دیکھا جائے تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی خصوصیات مختصراً گنوادی ہیں۔ اولاً یہ کہ یہ کلام سابق کتابوں اور صحائف کی تصدیق کرتا ہے۔ ثانیاً یہ کہ اس میں جملہ احکام کی تفصیل ہے۔ جیسا کہ مولانا عبد الماجد دریابادی رقمطراز ہیں:

"الکتب یہاں احکام "مکتوبه ومفروضه" کے معنٰی میں ہے"[32]

یہ کہ اس کے اندر کہیں شک وشبہ کی گنجائش نہیں پائی جاتی۔ اس کی ہر چیز یقینی ہے اور رابعاً یہ کہ یہ کتاب سارے عالم کے پروردگار کی جانب سے ہے۔ درحقیقت مشرکین مکہ نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ قرآنِ مجید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی بنالیا ہے اس آیت مبارکہ میں ان کے اس باطل نظریے کی تردید کی گئی۔

3۔ "تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔[33]

"کتاب کا اُتارنا بیشک پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے"

اس آیت مبارکہ میں کلمہ "ریب" کی نسبت مشرکین مکہ کی طرف کرتے ہوئے اس بات کی نشاندہی کی جارہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو خود نازل فرمایا ہے۔ اسی وجہ سے لوگ اس جیسی ایک آیت بنانے سے قاصر رہے۔

4۔ "اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ۔[34]

"یا کہتے ہیں یہ شاعر ہیں ہمیں ان پر حوادثِ زمانہ کا انتظار ہے"

مشرکین مکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق شاعر کا عقیدہ رکھتے تھے اور اس بات کے منتظر رہتے کہ جیسے ان سے پہلے شاعر مرگئے ان کا بھی یہی حال ہونے والا ہے۔ (معاذاللہ) اللہ تعالیٰ نے اس سے بعد والی آیت میں ان کو مخاطب کرتے ہوئے عذاب کی نوید سنائی ہے۔

5۔ "وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِؕ-وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْؕ-وَ اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ۔[35]

"اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں پھوٹ پڑگئی اگر تمہارے رب کی ایک بات پہلے نہ ہوچکی ہوتی تو جبھی ان کا فیصلہ کردیا جاتا اور بیشک وہ اس کی طرف سے دھوکہ ڈالنے والے شک میں ہیں"

اس آیت مبارکہ میں "شک" اور "مریب" کے دو الفاظ مذکور ہیں جن کے مابین فرق بیان کرتے ہوئے مولانا غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

"شک یہ ہے کہ انسان نفی اور اثبات کے درمیان متردد ہو اور مریب وہ شخص ہے جو کسی کے ساتھ بدگمانی کر رہا ہو۔"[36]

---

[31] Yūnus, 10:37.

[32] Daryābādī, ʿAbd al-Mājid. *Tafsīr Mājdī*. Lahore: Pāk Company, 1980, 4:345.

[33] Al-Sajda, 32:2.

[34] Al-Ṭūr, 52:30.

[35] Hūd, 11:110.

[36] Saʿīdī, Ghulām Rasūl. *Tafsīr Tibyān al-Qurʾān*. Lahore: Ḍiyāʾ al-Qurʾān Publications, 3:44.

اس آیت مبارکہ میں مشرکین مکہ کے قرآن مجید سے متعلق شبہات و انکار کی مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے دی گئی ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں خواہ مخواہ پشیمان نہ ہونے کی تلقین فرمائی گی ہے۔

6۔ " اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ-بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ۔[37]

"تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے شبہ میں ہیں"

اس آیت مبارکہ میں مذکور کلمہ "ریب" کے مترادف لفظ "لبس" کے ذریعے مشرکین مکہ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ یہ لوگ بعث بعد الموت سے متعلق شبے کا شکار ہیں۔

7۔ "وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ-وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْؕ-وَ اِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ۔[38]

"اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تو اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر ایک بات تمہارے رب کی طرف سے گزر نہ چکی ہوتی تو جبھی اُن کا فیصلہ ہو جاتا اور بے شک وہ ضرور اس کی طرف سے ایک دھوکہ ڈالنے والے شک میں ہیں"

اس آیت مبارکہ میں فرمایا گیا کہ مشرکین مکہ قرآنِ مجید کو جھٹلا رہے ہیں اور وہ ضرور اس قرآن کی طرف سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں۔ کلمہ "مریب" کا مصداق مشرکین مکہ کو ٹھہرایا گیا ہے۔

ان قرآنی آیات کے تناظر میں "ریب" کا اطلاق درج ذیل قضایا پر کیا گیا ہے:

1۔ قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے میں ریب۔
2۔ قرآن مجید میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں ان کی صداقت میں ریب۔
3۔ قرآن مجید میں جو احکام دیئے گئے ہیں ان میں انسانیت کی فلاح اور نجات ہونے کے بارے میں ریب۔
4۔ توحید، رسالت اور آخرت کے بارے میں جو عقائد بیان کئے گئے ہیں ان میں ریب۔
5۔ قرآن مجید میں بیان کئے گئے معجزات کے بارے میں ریب۔
6۔ کائنات کے بارے میں بیان کئے گئے ابدی حقائق مثلاً سورج، چاند اور دیگر تمام سیاروں کی حرکت میں ریب۔

5۔ منکرین آخرت

حدیث جبریل علیہ السلام میں جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه - فِي حَدِيْثِ جِبْرِيْلَ - عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ، قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الإِيْمَانِ۔ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ۔"[39]

"ایمان یہ ہے تم اللہ کو اور اس کے فرشتوں، اس کی نازل کردہ کتابوں، اس کے رسولوں اور یومِ آخرت کو حق جانو اور حق مانو، اور ہر خیر و شر کی تقدیر کو بھی حق جانو اور حق مانو۔"

---

[37] Qāf, 50:15.

[38] Hūd, 11:110.

39 Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*. Kitāb al-Īmān, Bāb Suʾāl Jibrīl al-Nabī ʿan al-Īmān wa al-Islām wa al-Iḥsān wa ʿIlm al-Sāʿa, Ḥadīth no. 59.

آخرت کا مفہوم یہ ہے کہ مرنے پر انسان کی زندگی کا کلیتاً خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ بلکہ مرنے کے بعد اسے دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔ پھر اس سے اس کے اعمال کا محاسبہ کیا جائے گا، لہذا وہ اس دنیا میں ایک غیر ذمہ دارانہ زندگی گزارنے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ وہ اپنے تمام اعمال کے لیے اللہ کے ہاں جواب دہ ہے۔

جب تک اسلام کے تمام بنیادی عقائد پر کامل تیقن نہ ہو قرآن سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا جاسکتا، کیونکہ ان باتوں کا انکار تو درکنار، اگر کسی شخص کے دل میں ان کی طرف سے شک اور تذبذب بھی ہو، تو وہ بھی اس راستہ پر نہیں چل سکتا جو انسانی زندگی کے لیے قرآن نے تجویز کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

1- "وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ۔"[40]

"اور بیشک جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ضرور سیدھی راہ سے کترائے ہوئے ہیں"

اس آیت مبارکہ سے ظاہر ہے کہ جب وہ سیدھی راہ سے بھٹک گئے تو پھر ان کا سارا نظام حیات ہی غلط ہو گیا۔ (معاذ اللہ) قرآن مجید کی متعدد آیات میں کلمہ "ریب" استعمال فرما کر براہ راست منکرین آخرت کو مصداق ٹھہرایا گیا ہے۔ چنانچہ اس لحاظ سے درج ذیل آیات قابل ذکر ہیں:

2۔ "فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ-وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۔"[41]

"تو کیسی ہوگی جب ہم انہیں اکٹھا کریں گے اس دن کے لئے جس میں شک نہیں اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا"

اس آیت مبارکہ میں کلمہ "ریب" منکرین آخرت کے متعلق استعمال فرمایا گیا کہ قیامت کے دن ان لوگوں کی کیسی حالت ہوگی جب ہم انہیں جمع کریں گے اور انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ عطا فرمائیں گے۔

3-" اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِؕ-فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا۔[42]

"اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ان لوگوں کی مثل بنا سکتا ہے اور اس نے ان کے لیے ایک میعاد ٹھہرا رکھی ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالم نہیں مانتے بے ناشکری کئے"

اس آیت مبارکہ میں قیامت کے منکرین کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ جب اللہ تعالیٰ انسانوں کی مثل پیدا کرنے پہ قادر ہے تو انہیں دوبارہ زندہ کرنے پر بھی وہ ذات خوب قادر ہے جس میں ذرہ برابر بھی شک وشبہ نہیں۔

4-"وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ لِیَعْلَمُوْۤا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَیْبَ فِیْهَا اِذْ یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَیْهِمْ بُنْیَانًاؕ-رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْؕ-قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰۤى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ مَّسْجِدًا۔[43]

"اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کر دی کہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں جب وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے وہ بولے جو

---

[40] Al-Muʾminūn, 23:74.

[41] Āl ʿImrān, 3:25.

[42] Al-Isrāʾ, 17:99.

[43] Al-Kahf, 18:21.

اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے"

اس آیت مبارکہ میں کلمہ "ریب" استعمال فرما کر قیامت کے منکرین کو اصحاب کہف کے بارے میں مطلع فرمایا جارہاہے کہ یہ منکرین قیامت جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بالکل سچاہے اور وہ یہ ہے کہ قیامت میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

5-"يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ١ؕ وَ نُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ١ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا١ؕ وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ۔"[44]

"اے لوگو اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر گوشت کی بوٹی سے نقشہ بنی اور بے بنی تا کہ ہم تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں ایک مقرر میعاد تک پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ پھر اس لئے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں کوئی پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی سب میں نکمی عمر تک ڈالا جاتا ہے کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا تر و تازہ ہوئی اور ابھر آئی اور ہر رونق دار جوڑا اُگا لائی"

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے تخلیق انسانی کے ابتدائی مراحل کو بیان فرما کر ان لوگوں پر اپنی حجت قائم فرمائی ہے جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کے منکر ہیں۔

6-" وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا١ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ۔[45]

"اور اس لئے کہ قیامت آنے والی اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ اُٹھائے گا انہیں جو قبروں میں ہیں"

اس سے گزشتہ آیات میں بعث بعد الموت کے دلائل ذکر فرما کر اس آیت مبارکہ میں ان دلائل کے بیان کی وجہ بتائی گئی ہے کہ تاکہ ان منکرین قیامت کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ان مردوں کو ضرور اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں اور مرنے کے بعد اٹھایا جانا بھی برحق ہے۔

7۔ " اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔[46]

"بیشک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے"

اس آیت مبارکہ میں کلمہ "ریب" استعمال فرما کر منکرین قیامت کو متنبہ کیا گیا کہ بیشک قیامت ضرور آنے والی ہے۔

حضور اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے:

"حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا

---

[44] Al-Ḥajj, 22:5.

[45] Ibid., 22:7.

[46] Ghāfir, 40:59.

سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ۔"[47]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اپنے بھائی کی کوئی دنیاوی مصیبت دور کی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کوئی نہ کوئی مصیبت دور فرمائے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی۔ تو اللہ اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کرے گا، اور جس نے کسی تنگ دست کے ساتھ آسانی کی، تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لیے آسانی پیدا فرمائے گا۔ اللہ اپنے بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے، اور جو ایسی راہ چلتا ہے جس میں اسے علم کی تلاش ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ ہموار کر دیتا ہے اور جب قوم (لوگ) مسجد میں بیٹھ کر کلام اللہ (قرآن) کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے پڑھتے پڑھاتے (سمجھتے سمجھاتے) ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، انہیں رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے۔ ملائکہ انہیں اپنے گھیرے میں لیے رہتے ہیں، جس کے عمل نے اسے پیچھے کر دیا تو آخرت میں اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔"

اس حدیث مبارکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے چند ان اعمال صالحہ کا اجر بیان فرمایا جو انہیں یوم آخرت ملے گا۔ اس حدیث مبارکہ سے بھی ہمیں یہ پتہ چل رہا ہے کہ آخرت میں جزا و سزا کا تصور عین برحق ہے اور اس لحاظ سے منکرین قیامت کذاب ہیں۔

8- "وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ تُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ-فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ-[48]

"اور یونہی ہم نے تمہاری طرف عربی قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اس کے گرد ہیں اور تم ڈراؤ اکٹھے ہونے کے دن سے جس میں کچھ شک نہیں ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں"

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے کلمہ "ریب" استعمال فرما کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت جاری فرمائی کہ مکہ مکرمہ اور اس کے اردگرد رہنے والوں کو بطور خاص قیامت کے دن سے ڈرائیں جس میں اللہ تعالیٰ اوّلین و آخرین اور آسمان و زمین والوں کو جمع فرمائے گا۔

9- "قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔[49]

"تم فرماؤ اللہ تمہیں جلاتا ہے پھر تم کو مارے گا پھر تم سب کو اکٹھا کرے گا قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں لیکن بہت آدمی نہیں جانتے"

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے کلمہ "ریب" استعمال فرما کر اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ منکرین قیامت سے ارشاد فرمائیں کہ تم پہلے بے جان نطفہ تھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے تمہیں زندگی دی، پھر وہ تمہاری عمریں پوری ہونے کے وقت تمہیں مارے گا، پھر تم سب کو زندہ کرکے قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

---

[47] Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā Abū ʿĪsā. *Sunan al-Tirmidhī*. Kitāb al-Ḥudūd, Bāb Mā Jāʾa fī al-Satr, Ḥadīth no. 2945.

[48] Al-Shūrā, 42:7.

[49] Al-Jāthiya, 45:26.

10-"وَ اِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُۙ-اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ۔[50]

"اور جب کہا جاتا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں شک نہیں تم کہتے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے ہمیں تو یونہی کچھ گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں یقین نہیں"

اس آیت مبارکہ میں کلمہ "ریب" استعمال فرما کر اللہ تعالیٰ نے قیامت کے منکرین کو ارشاد فرمایا کہ مرنے کے بعد ایک دن انہیں حساب کے لئے ضرور جمع فرمائے گا، جس دن کے آنے میں کوئی بھی شبہ نہیں ہے۔

متعلقہ آیات کے ترجمہ و تفسیر کے بیان سے معلوم ہوا کہ آخرت کے دن پر ایمان در حقیقت تین امور پر مشتمل ہے:

1۔بعث بعد الموت پر ایمان لانا

بعث بعد الموت سے مراد دوسری بار صور پھونکتے وقت مردوں کو زندہ کرنا ہے، چنانچہ تمام لوگ بغیر لباس، جوتوں اور ختنوں کے للہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے بے شک ہم پورا کرنے والے ہیں "

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور اجماع امت سے یہ حقیقت ثابتہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ دوبارہ اٹھایا جانا برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

"ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَؕ- ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ "[51]

"پھر اس کے بعد تم ضرور مرنے والے ہو۔ پھر تم سب قیامت کے دن اُٹھائے جاؤ گے "

2۔حساب و کتاب پر ایمان لانا:

یعنی بندے کے جملہ اعمال کا حساب ہو گا اور اس کے مطابق اسے پورا بدلہ دیا جائے گا اور اس کے ثبوت پر بھی قرآن و حدیث اور اجماع امت سب دلالت کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" اِنَّ اِلَيْنَاۤ اِيَابَهُمْ- ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ "[52]

"بیشک ہماری ہی طرف ان کا پھرنا ہے۔ پھر بیشک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے "

یوم آخرت پہ تمام انسانی اعمال کے حساب کتاب اور ان کی جزا و سزا کے اثبات پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے اور حکمت کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے آسمانی کتب نازل فرمائیں، کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل علیہم السلام مبعوث فرمائے۔ جو احکام شریعت وہ لائے تھے انہیں قبول کرنا اور ان میں سے جن احکام پر عمل کرنا واجب تھا، ان پر عمل کرنا بندوں پر فرض کیا۔ جو لوگ اس کی شریعت کے مخالف ہیں، اُن کے ساتھ جہاد کو لازم قرار دیا، ان کے خون، ان کی اولاد، ان کی عورتوں اور ان کے مالوں کو حلال قرار دیا۔ تو اگر ان تمام اعمال کا حساب کتاب ہی نہ ہو اور نہ ان کے مطابق جزا و سزا دی جائے تو یہ تمام احکام بے کار اور مہمل نظر آتے ہیں جبکہ تمام جہانوں کا پروردگار تو ہر عبث چیز سے پاک اور منزہ ہے۔

---

[50] Ibid., 45:32.

[51] Al-Muʾminūn, 23:15-16.

[52] Al-Ghāshiya, 88:25-26.

3۔ جنت اور دوزخ پر ایمان لانا

یعنی یہ دونوں مخلوق کے دائمی ٹھکانے ہیں، سو جنت نعمتوں کا گھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے والے ان مومنوں کے لیے تیار فرمایا ہے جو ان چیزوں پر ایمان لائے جن پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ نے ان پر لازم ٹھہرایا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی صدق قلب سے اطاعت و فرمانبرداری کی۔ ان کے لیے جنت میں طرح طرح کی انعامات ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے یہی لوگ بہترین مخلوقات ہیں ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں ہمیشہ رہنے کے بہشت ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔ "

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

"وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ"[53]

"اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کر رکھی ہے۔"

6۔ منافقین عرب

زبان سے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنا اور دل میں اسلام سے انکار کرنا نفاق اعتقادی اور زبان و دل کا یکساں نہ ہونا نفاق عملی کہلاتا ہے۔[54] قرآن مجید میں کلمہ "ریب" کے مصداق افراد میں سے منافقین عرب کا شمار سر فہرست ہے۔ چنانچہ اس لحاظ سے ارشادات الٰہیہ ملاحظہ ہوں:

1-"اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُكَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ ارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِیْ رَیْبِهِمْ یَتَرَدَّدُوْنَ۔[55]

"تم سے یہ چھٹی وہی مانگتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں تو وہ اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہیں"

اس آیت مبارکہ میں منافقین مدینہ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ انہیں اللہ اور اس کے رسول کے وعدوں پر یقین نہیں اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبروں پر اطمینان نہیں۔ حالانکہ ایمان تو نام ہی اس چیز کا ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر خبر میں ان کی تصدیق کی جائے۔ تردد و خلجان تصدیق کے ساتھ ہر گز نہیں جمع ہو سکتا۔

2-"لَا یَزَالُ بُنْیَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِیْبَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْؕ-وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ۔[56]

"وہ تعمیر جو چنی ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے"

درج بالا آیت مبارکہ میں ارشاد فرمایا گیا کہ ان منافقوں نے جو عمارت تعمیر کی تھی وہ ہمیشہ اُن کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی اور اس کے گرائے جانے کا صدمہ باقی رہے گا یہاں تک کہ مر کر جہنم میں ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔

3-"اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ رَسُوْلُهٗؕ-بَلْ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔[57]

---

[53] Āl ʿImrān, 3:131.

[54] Qādirī, Amjad ʿAlī Muḥammad. *Bahār-e-Sharīʿat*, ed. ʿAllāmah Muḥammad Nāṣir al-Dīn. Lahore: Progressive Books, 2007, 1:182.

[55] Al-Tawba, 9:45.

[56] Ibid., 9:110.

"کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا شک رکھتے ہیں یا یہ ڈرتے ہیں کہ اللہ و رسول ان پر ظلم کریں گے بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں"

اس آیت مبارکہ میں منافقین کے اِعراض کی قباحت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ کیا انہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت میں شک ہے؟

4-"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ-اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ[58]

"ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں"

اس آیت مبارکہ میں منافقین کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ اگر تم ایمان لانا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے، پھر انہوں نے اپنے دین و ایمان میں شک نہیں کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور یہی لوگ ایمان کے دعوے میں سچے ہیں۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

"عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: ((اَلْمُؤْمِنُوْنَ فِي الدُّنْیَا عَلٰی ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ، اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاہَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَ الَّذِیْ یَأْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰی أَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ ،ثُمَّ الَّذِیْ اِذَا أَشْرَفَ عَلٰی طَمَعٍ تَرَکَهُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔"[59]

"سیدنا ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں مومنوں کی تین اقسام ہیں: (۱) وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر کسی شک میں نہ پڑے اور اللہ کے راستے میں مال و جان سے جہاد کیا، (۲) وہ آدمی کہ جس کے بارے میں دوسرے لوگوں کو اپنے مالوں اور جانوں پر امن رہتا ہے اور (۳) پھر وہ آدمی جو حرص پر جھانکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے لیے اسے ترک کر دیتا ہے۔"

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کلمہ "ریب" سے مشتق لفظ "یرتابوا" محض قرآن میں ہی نہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین عالیشان میں بھی مذکور ہے۔

5-"یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْؕ-قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ۔[60]

"منافق مسلمانوں کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں مگر تم نے تو اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں اور مسلمانوں کی برائی تکتے اور شک رکھتے اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب دیا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا اور تمہیں اللہ کے حکم پر اس بڑے فریبی نے مغرور رکھا"

اس آیت مبارکہ میں منافقین کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ دینِ اسلام کی حقّانیّت میں بھی شک کرتے ہیں۔

---

[57] Al-Nūr, 24:50.

[58] Al-Ḥujurāt, 49:15.

[59] Aḥmad ibn Ḥanbal, *Musnad Aḥmad*. Lahore: Maktabah Raḥmāniyya, 2003, 1:56, Ḥadīth no. 147.

[60] Al-Ḥadīd, 57:14.

7۔ خواتین کو خطاب

قرآن مجید میں ایک مقام پر مطلقہ عورتوں کی عدت سے متعلق احکام بیان فرماتے ہوئے کلمہ "ریب" سے ماخوذ لفظ "ارتبتم" کا استعمال فرمایا گیا جس کا معنیٰ شک ہونے کے متعلق ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَ الیٓ یَئِسۡنَ مِنَ الۡمَحِیۡضِ مِنۡ نِّسَآئِکُمۡ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ فَعِدَّتُہُنَّ ثَلٰثَۃُ اَشۡہُرٍ۔ وَّ الیٓ لَمۡ یَحِضۡنَ ؕ۔ وَ اُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُہُنَّ اَنۡ یَّضَعۡنَ حَمۡلَہُنَّ ؕ۔ وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مِنۡ اَمۡرِہٖ یُسۡرًا۔[61]

"اور تمہاری عورتوں میں جنھیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا"

اس آیت مبارکہ میں مطلقہ عورتوں کی عدت تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے "ارتبتم" (یعنی اگر تمہیں شک ہو تو) کا لفظ استعمال کیا گیا۔ مراد شک سے یہ ہے کہ اصل عدت حیض سے شمار ہوتی ہے اور ان عورتوں کا حیض تو بند ہے تو پھر عدت کی شمار کیسے ہو گی یہ تردد مراد ہے۔

8۔ مطلق نسل انسانی کو خطاب

چونکہ اس کائنات میں انسانی نسل کے پھیلنے سے باہم ظلم اور حق تلفی کا سلسلہ بھی ساتھ ہی شروع ہو گیا۔ لہٰذا قرآن مجید نے نہ صرف خوفِ خدا کا حکم دیا تاکہ ظلم سے بچا جاسکے۔ بلکہ اپنے نفیس اور عمدہ اسلوب بیان سے اس بات کو اجاگر کیا کہ اس کے احکامات کو اپنی زندگی کا زیور بنا کر رضائے الٰہی کا حصول ممکن بنایا جاسکے۔ قرآن حکیم میں کل دو مقامات پر کلمہ "ریب" کے مخاطبین مطلقاً انسان ہیں۔ چنانچہ ارشادات قرآنیہ حسب ذیل ہیں:

1-"ذٰلِکُمۡ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰہِ وَ اَقۡوَمُ لِلشَّہَادَۃِ وَ اَدۡنٰۤی اَلَّا تَرۡتَابُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ تَکُوۡنَ تِجَارَۃً حَاضِرَۃً تُدِیۡرُوۡنَہَا بَیۡنَکُمۡ فَلَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ اَلَّا تَکۡتُبُوۡہَا ؕ۔[62]

"یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سر دست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں"

اس آیت میں تجارت اور باہمی لین دین کا اہم اصول بیان کیا گیا ہے اور عامۃ الناس کو مخاطب کرتے ہوئے خبردار کیا گیا کہ قرض بھلے چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کر لیا کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت زیادہ انصاف کی بات ہے اور یہ اس لئے ہے تاکہ تمہیں ایسے معاملات میں جھگڑے کا شبہہ بھی نہ پڑے۔

2-" تَحۡبِسُوۡنَہُمَا مِنۡۢ بَعۡدِ الصَّلٰوۃِ فَیُقۡسِمٰنِ بِاللّٰہِ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ لَا نَشۡتَرِیۡ بِہٖ ثَمَنًا وَّ لَوۡ کَانَ ذَا قُرۡبٰی ۔[63]

"ان دونوں کو نماز کے بعد روکو وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں کچھ شک پڑے ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو"

اس آیت کے اول حصہ میں بھی عموماً جملہ انسانی نسل کو مخاطب کرتے ہوئے وصیت پر گواہ بنانے کا طریقہ بتایا گیا۔ اب فرمایا جارہا ہے کہ اگر قرائن اور علامات کی روشنی میں گواہی میں جھوٹ کا عنصر نمایاں ہوتا نظر آئے تو اس صورت میں گواہی لینے کا طریقہ یہ ہے کہ جب میت کے ورثا

---

[61] Al-Ṭalāq, 65:4.
[62] Al-Baqara, 2:286.
[63] Al-Mā᾿ida, 5:106.

کو وصیت کی گواہی میں شک گزرے تو وہ عصر کی نماز کے بعد گواہوں سے اس طرح گواہی لیں: دونوں گواہ یہ اقرار کرتے ہوئے اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم گواہی کے بدلے کسی سے کوئی مال نہ لیں گے اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہم گواہی چھپائیں گے یعنی جھوٹی قسم نہ کھائیں گے۔

خلاصہ بحث

زیرِ نظر صفحات "قرآن مجید میں مذکور ریب کے مصداق افراد" کے نام سے موسوم ہیں جن میں مقالہ نگار نے نہ صرف متعلقہ کلمہ کے مصداق ان افراد و اقوام کا بیان کیا بلکہ ان کے گمراہ تخیلات کو بھی واضح کیا جن کی قرآن مجید نے بھی تردید کی۔ اسی ضمن میں مصداق اقوام سے متعلق قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو بھی قلمبند کیا گیا تاکہ ان کے باطل نظریات کا بے بنیاد ہونا عیاں ہو سکے اور عقائد حقہ کا برملا اظہار ہو پائے۔ چنانچہ راقم نے زیر نظر فصل میں قرآن مجید میں "ریب" کرنے والے افراد و اقوام کا بیان کیا ہے۔ جس میں مقالہ نگار نے ان افراد اور اقوام کا تذکرہ کیا جو براہ راست نہایت بے بنیاد شکوک و شبہات میں مبتلا ہوئے۔ ان صفحات میں قرآن حکیم میں مذکور کلمہ "ریب" کے مصداق افراد اور اقوام کا بیان ہے۔ جن میں قوم صالح، فرعون و آل فرعون، اہل کتاب، مشرکین مکہ، منکرین آخرت، منافقین عرب شامل ہیں۔ علاوہ ازیں بعض مقامات پر کلمہ "ریب" کا استعمال کرتے ہوئے خواتین اور مطلق نسل انسانی کو بھی خطاب کیا گیا ہے۔ جہاں قرآن مجید فرقان حمید حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان معجزہ ہے وہیں اس کلام عزیز میں اس قدر فصاحت وبلاغت اور جامعیت ہے کہ اس کے ایک ایک کلمہ کی گیرائی اور گہرائی بے مثل اور غیر معمولی نوعیت کی ہے۔ متعلقہ کلمہ کے اطلاقات اور مخاطبین سے یہ بات از ہر من الشمس ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

***Bibliography* / کتابیات**

* Abu Hanifa, Nu'man bin Thabit, Imam. *Musnad al-Imam al-A'zam.* Lahore: Shaikh Brothers, 2017.
* Kilani, Abdul Rahman, Maulana. *Mutaradifat al-Qur'an.* Lahore: Maktabah al-Salam, 2008.
* Daryabadi, Abdul Majid, Maulana. *Tafsir-e-Majidi.* Lahore: Pak Company, 1980.
* Saeedi, Ghulam Rasool, Maulana. *Tafsir Tabiyaan al-Qur'an.* Lahore: Zia-ul-Quran Publications, 2002.
* Raghib al-Isfahani, Imam. *Mufradat al-Qur'an.* Lahore: Islami Academy, 2001.
* Al-Zabidi, Muhammad Murtada, Sayyid. *Taj al-'Arus.* Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 1944.
* Al-Mawardi, Ali bin Muhammad bin Muhammad, Abu al-Hasan. *Al-Nukat wal-'Uyun.* Beirut: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 2008.
* Al-Jazari, Ali bin Muhammad, Ibn al-Athir. *Asad al-Ghaba fi Ma'rifat al-Sahaba.* Beirut: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 2002.
* Tabarani, Abu al-Qasim, Sulaiman bin Ahmad. *Al-Mu'jam al-Saghir.* Lebanon: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1098.
* Qadri, Amjad Ali, Muhammad. *Bahar-e-Shariat.* Lahore: Progressive Books, 2007.